بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان الفضل الذی یبتغی من یشاء علی معقال بک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۸۲۵

روزنامہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

المسیح

قادیان ۲۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا صاحبزادہ امین احمد وبصحت ہے۔ نقاہت باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۲ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھ ش | ۲۹ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۲ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۵

متبرک خونریزی

(۳)

امین احسن صاحب اصلاحی نے بزور شمشیر غیر اسلامی حکومت کو مٹانے کے لئے جو شرائط بیان کی ہیں۔ ان میں پہلی شرط آپ نے یہ بتائی ہے۔ کہ جس حکومت کو مٹانا ہو پہلے وہاں تبلیغ کرنی ضروری ہے جب تک تبلیغ نہ کی جائے۔ اس وقت تک ایسی حکومت پر حملہ کرنا ناجائز ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اسلام میں کسی غیر اسلامی حکومت پر تلوار سے حملہ کرنا کسی صورت میں جائز نہیں۔ سوائے ایک صورت کے کہ اس حکومت کے زیر سایہ مسلمان رہتے ہوں۔ اور وہ مسلمان اس غیر اسلامی حکومت سے دین کی وجہ سے تکالیف اٹھا رہے ہوں۔ یہاں تک کہ ہجرت بھی نہ کر سکتے ہوں۔ اور پھر بھی جب وہ آزاد اسلامی حکومت سے امداد کریں۔ اور وہ اسلامی حکومت ایسی غیر اسلامی حکومت کے خلاف بھی نہ ہو۔ جس کے ساتھ آزاد اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو (صرف یہی ایک صورت ہے جس کا ذکر سورہ انفال رکوع ۱۰ میں ہے۔ اور جہاں سے ایک آیت علیحدہ کر کے مودودی صاحب نے اپنا نظریہ جبر پر ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے) عجیب بات یہ ہے۔ کہ اصلاحی صاحب نے مودودی صاحب سے اس بارے میں بالکل متضاد روش اختیار کی ہے۔ مودودی صاحب کسی تبلیغ وغیرہ کے قائل ہی نہیں۔ آپ نے اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں صاف فرمایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ ناقم) اس بات کا انتظام کئے بغیر کہ دیکھیں تبلیغ کا کیا اثر ہوتا ہے۔ سلطنت روم سے تصادم شروع کر دیا تھا۔ اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس تصادم کو تکمیل تک پہنچایا۔

ظاہر ہے کہ تبلیغ کر کے انتظار نہ کرنا اور یہ نہ دیکھنا کہ تبلیغ کا کیا اثر ہوا ہے تبلیغ نہ کرنے کے برابر ہے۔ اور ایسی تبلیغ کو تبلیغ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ تو اس بھیڑیئے کی بہانہ سازی سے بھی بدتر ہے۔ جس نے بھیڑ کے بچہ پر گو بعد میں بلاوجہ ہی حملہ کیا۔ مگر پہلے تھوڑی دیر بحث کر لی تھی۔ مودودی صاحب تو یہ فرماتے ہیں۔ کہ تبلیغ خواہ کر دیا نہ کر دے۔ اس سے اسلامی پارٹی کی جارحانہ کارروائی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسلامی پارٹی کی فطرت ہی میں یہ داخل ہے۔ کہ غیر اسلامی حکومت کو بزور شمشیر تباہ کر کے نظام حقہ قائم کرے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو کوئی اسلامی جماعت اسلامی جماعت ہی نہیں ہو سکتی اسلامی جماعت کا کام ہی یہ ہے۔ کہ جہاں کہیں غیر اسلامی حکومت ہے خواہ وہ کتنی ہی امن پسند کیوں نہ ہو طاقت حاصل کر کے اسکو فنا کر دے۔ اس کا فطری اقدام ہی یہ ہوگا۔ کہ وہ تلوار لے کر اٹھے اور ان پُر امن ہمسایہ حکومتوں سے جو غیر اسلامی ہیں اقتدار چھین لے۔ کیونکہ حق اگر دریا کے اس پار حق ہے۔ تو دریا کے اس پار بھی حق ہی ہے۔ یعنی اسلامی جماعت جہاں بھی غیر اسلامی اقتدار کا نام و نشان دیکھے گی فطرتاً اس کو بزور شمشیر مٹا دے گی۔

جب بقول مودودی صاحب اسلامی پارٹی کی فطرت ہی یہ ہے۔ تو معلوم نہیں اب اصلاحی صاحب کو کیا سوجھی ہے۔ کہ آپ نے پہلے تبلیغ حق کی شرط لگا دی ہے۔ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے یہ نئی شرط اس لئے لگانی پڑی ہے کہ مودودی صاحب کا نظریہ جبر یہ شائد بلاوجہ معلوم ہوتا تھا۔ اور کچھ دوستوں نے اس طرف توجہ دلائی ہو۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کمی پھر بھی شرط اور نہ باقی عائد کردہ شرائط سے پوری ہوتی ہے۔ سوال اب بھی وہی رہتا ہے کہ فرضاً پنجاب یا سرحد میں آپ اسلامی جماعت کی آزاد حکومت قائم کر لیتے ہیں۔ اور ہمسائے میں بت پرستوں کی حکومت ہے۔ آپ بذریعہ اخبارات یا بذریعہ مبلغین اس حکومت کے اندر تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ وہ آپ کی تبلیغ کو بھی نہیں روکتے۔ مگر اپنا اقتدار آپ کے حوالے بھی نہیں کرتے۔ آپ کے اصول کے مطابق بغیر اس کے چارہ نہیں کہ تلوار سے اس پر حملہ کریں۔ کیا اسلامی شریعت آپ کو ایسی اجازت دیتی ہے؟ ذرا قرآن مجید اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس اصول کو نکال کر دکھائیے۔

بات دراصل یہ ہے کہ نہ تو مودودی صاحب نے اپنا نظریہ جبر یہ ایجاد کرتے کے وقت ان شرائط قتال کو زیر نظر رکھا ہے۔ جو قرآن کریم میں ہیں۔ اور نہ اب اصلاحی صاحب اس بات کی پرواہ کرتے ہیں۔ کہ

من یہ می سرایم و طنبورہ من چہ سرائید

آپ قرآن کریم کی آیت شریفہ یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون (یعنی اے مسلمانو ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جن پر عمل نہیں کرتے) کی زد سے بچنے کے لئے اپنی طرف سے صرف ایسی شرائط لگا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کی اسلامی پارٹی اپنے نظریہ کے مطابق جہاد فی سبیل اللہ کیوں نہیں کرتی۔ تو یہ وجوہات پیش کر کے اپنی گلو خلاصی کرا لی جائے۔ کہ ابھی تبلیغ کہاں ہوئی ہے۔ یہ کہاں ہوا ہے وہ بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔

(باقی)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۲۹ اپریل ۔ آج بعد نماز مغرب حضور نے مجلس میں رونق افروز ہوتے ہی جو مختصر سی تقریر فرمائی۔ اس کا مخلص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے ۔

فرمایا:۔ انسانی فطرت اس قسم کی ہے۔ کہ ہر بات میں وہ آخری حد تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہے۔ کبھی انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہ خالص مادی وجود ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اس حد تک کہ مادیات کے عالم کو بالکل بھول جاتا ہے۔ حالانکہ ان دونوں کے لئے اللہ نے جو دنیا پیدا کی ہے۔ اس میں دونوں قانون ایک وقت میں جاری کئے ہیں۔ مادی بھی اور روحانی بھی۔ جو انسان صرف مادی قانون کے پیچھے پڑتا اور روحانی کو ترک کر دیتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ اور جو مادی کو ترک کر کے صرف روحانی قانون کے پیچھے چلتا ہے۔ وہ بھی کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔

مادی قانون کے پیچھے چلنے والے بظاہر ہمیں ترقی یافتہ نظر آتے ہیں۔ موجودہ یورپین اقوام جو صرف مادیات کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں۔ جب ہم ان کی سائنس کی نئی نئی مصنوعات اور عجیب عجیب ایجادات کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے زمانہ میں ان کے مقابلہ میں کچھ بھی ترقی نہ کی۔ اشیاء میں جو ندرت اور تنوع آج دیکھنے میں آتا ہے۔ وہ اسلامی غلبہ کے زمانہ میں کہاں تھا۔ بے شک مسلمانوں نے ترقی کی مگر ان اقوام کے مقابلہ میں ان کی ترقی محدود تھی۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی توجہ صرف قادیان کی طرف منعطف نہ تھی۔ وہ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقیات بھی حاصل کر رہے تھے۔

اگر تو مادی ترقی ہی اصل رائی ہے۔ تو پھر ماننا پڑیگا۔ کہ مسلمانوں نے یورپین کے مقابلہ میں کچھ ترقی نہ کی۔ لیکن یہ قانون اور پیمانہ غیر کا ہے۔ ہمارا نہیں۔ غیر کے پیمانہ سے کسی کو ماپا نہیں جاتا۔ چاہیئے کہ ہمارے پیمانہ سے ہی ہماری ترقی کو ماپا جائے۔ پھر دیکھا جائے کہ ترقی ہوئی ہے کہ نہیں۔ ایک کا پیمانہ اور دوسرے کی چیز لینا غلط ہے۔ اصل میں ہم نے ترقی کسی اور چیز کا نام رکھا ہے اور انہوں نے کسی اور شے کا۔ ہمارے اور ان کے معیار میں بہت تفاوت ہے۔ مثلاً وہ روحانی چیزوں کو عبث اور لغو قرار دیتے ہیں۔ الہام اور رویا کو توہمات گردانتے ہیں۔ ان کے نزدیک اصل ترقی یہ ہے۔ کہ قوم میں تنظیم ہو۔ مال اور دولت کی فراوانی ہو۔ کھانے پینے کی بہتات ہو۔ رہائش کی آسائش ہو۔ اور زندگی کو پر لطف بنانے کے لئے عیاشی کا سامان بھی مہیا ہو۔ تب یہ آرام دہ زندگی ہوگی۔ لیکن ایک مومن کے نزدیک آرام کے کچھ اور معنے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ضرورت کے مطابق کھانا مل جائے اور ضروری مشاغل سے فراغت پا کر اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت کے لئے بھی کچھ وقت نکل آئے۔ لفظ آرام بے شک مشترک ہے۔ لیکن دونوں نقطہ ہائے نگاہ میں بہت تفاوت ہے۔

ہمارے نزدیک انسان کی اصل ترقی روحانیت کی ترقی ہے۔ اس کے بغیر انسان کو تسلی حاصل نہیں ہو سکتی۔ محض مادی ترقی ہمارے نزدیک خیالی چیز ہے۔ اس کی مثال اس برتن کی سی ہے۔ جسے باہر سے خوب پالش کیا جائے۔ مگر اس کے اندر کچھ نہ ہو۔ کیونکہ روحانی ترقی کا تعلق آخرت سے ہے اور انسان کی اصل زندگی مرنے کے بعد سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اسی نقطہ نگاہ سے اسلام نے بہت ترقی کی ہے۔ اور یورپ نے کچھ ترقی نہیں کی۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا کہ ان کا خدا کا خانہ بالکل خالی ہے۔

بے شک اس دنیا میں کفار کی ترقی زیادہ ہے۔ اور مومن کی کم۔ لیکن مومن کی دونوں جگہ کی ترقی جمع کرنے سے ان سے بڑھ جاتی ہے۔ بظاہر دنیا میں وہ کمزور نظر آتا ہے۔ لیکن اسکی طاقت اور اس کا بھتہ آسمان پر بھی جمع ہوتا ہے۔ اور جب ضرورت پڑتی ہے۔ خدا اسکی اعانت کو اسکی اعانت کے لئے بھیج دیتا ہے۔ دنیا میں بینکوں میں جو روپیہ جمع ہوتا ہے۔ اس پر سال بھر میں ۱½ دو فی صدی کے قریب اضافہ ہوتا ہے۔ مگر مومن کا جو مال آسمان پر جمع ہوتا ہے۔ وہ بسا اوقات ستر گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ یکدم بڑھ جاتا ہے۔ پس جو کام آسمانی دولت کر سکتی ہے۔ دنیاوی دولت نہیں کر سکتی۔ اور باتوں کو جانے دو۔ دنیاوی بادشاہوں کی حفاظت کا ہی سوال لے لو۔ وہ کتنی محفوظ سے محفوظ تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات قتل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء جن کی حفاظت کے دنیاوی ذرائع نہایت ہی محدود اور کمزور ہوتے ہیں۔ دنیا کی ہر قسم کی مخالفت کے باوجود کس طرح محفوظ اور نڈر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور دنیاوی مخالفتیں ان کا بال بیکا نہیں کر سکتیں۔ یہ آسمانی دولت ہی ہے جو ان کے کام آتی ہے۔ اور دشمنوں سے اسے محفوظ رکھتی ہے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسکی حفاظت کا بیڑا اٹھا لیتا ہے۔ مومن کو جہاں اپنی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف منعطف کر دینی چاہیئے۔ وہاں اسے مادی اسباب سے بھی انحراف نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ میرے بندے کچھ کام کریں۔ اور میں انہیں انعام دوں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو تباہ نہیں کرے گا۔ لیکن یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ ہمارے اعمال کے بغیر ہمیں انعام نہیں ملے گا۔ مومن کو کام کر کے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ توکل کے بغیر ایمان کامل نہیں۔ لیکن جاہلانہ توکل نہیں۔ کہ محض خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے کام نہ کیا جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑ کر انعام کی امید کس طرح کی جا سکتی ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ کام کرے۔ اور اللہ پر توکل کرے۔ اور پھر دیکھے کہ اسکی نصرت کے سامان کس طرح غیب سے نمودار ہوتے ہیں۔ (منیر احمد دنیس)

پنجاب کی تفصیلی مردم شماری کی ضرورت ہے

اس وقت ہمیں پنجاب کی تفصیلی مردم شماری کی کتاب کی ضرورت ہے۔ جس میں تمام ضلعوں اور تحصیلوں (بلکہ ممکن ہو تو تھانوں) اور شہروں کی تفصیلی مردم شماری قوم وار درج ہو۔ اگر کسی دوست کے پاس مردم شماری ۱۹۰۱ء کی وہ جلد جس میں اعداد شمار درج ہوں۔ موجود ہو۔ تو بلا توقف رجسٹری کرا کے میرے نام بھجوا دیں۔ اور اگر کسی کتب فروش کے پاس مل سکتی ہو۔ تو اسے کہہ کر دی۔ پی کروا دیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ مردم شماری کی مختلف جلدیں ہوا کرتی ہیں۔ ہمیں صرف وہ جلد درکار ہے۔ جس میں پنجاب کے متعلق اوپر کے کوائف درج ہوں۔ لیکن اگر ایسی جلد نہ مل سکے۔ تو مکمل سٹ ہی بھجوا دیں۔ تاکید ہے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

ماتمی قرارداد

لیفٹیننٹ کرنل نذیر احمد صاحب ایم۔ بی۔ ای کو جو ایک مخلص احمدی ہیں۔ خداوند تعالیٰ کے فضل سے بریگیڈ رکے عہدہ پر فائز کر دیا گیا ہے۔ آپ گیارھویں ہندوستانی بریگیڈ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور اس ترقی کو مزید ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

قادیان والوں کو چھٹ جائیدادیں وقف کر دینی چاہئیں ان کیلئے نوٹ دیڑھ ماہ کیفر ہیں

درخواست دعا:۔ میری والدہ ابلیہ عبدالرشید خاں صاحب مرحوم آف بہار کئی عرصہ سے بیمار ہیں آپکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالسمیع خاں نذیر۔ بنارس کینٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں قیامِ امن کی اشد ضرورت

(۳)

سرزمین ہند پر ابھی فتنہ و فساد کے بادل اڈے نظر آرہے ہیں۔ جس کے باعث ہندوستانی حیران و ششدر ہیں۔ کہ خدا جانے آئندہ کیا ہوگا؟ ہر بہی خواہ اور ہمدرد ملک انسان خداوند عالم کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے آنے والے خطرناک ایام اور ہوشربا گھڑیوں سے انسانوں کو بخیر نجات دے۔

برعکس اس کے وہ لوگ جنہیں امن و امان بھاتا نہیں۔ اور جو قوموں میں باہمی صلح و محبت دیکھنے کے خواہشمند نہیں۔ وہ امن کو برباد کرنے کے لئے فتنہ کی آگ کو اور بھی ہوا دیتے نظر آرہے ہیں۔ یہ ننگ قوم و ملک نہ صرف اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ بلکہ دیگر برادران وطن کی عزت و آبرو کو بھی خاک میں ملا دینے کے متمنی ہیں۔ در اصل یہی لوگ ملکی ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکانے والے اور مصائب و آلام میں اور بھی اضافہ کرنے میں ممد و معاون ہیں۔

جب تک وہ انسان جیسے ہندوستان سے دلی محبت و انس ہے۔ اور جو بلا تمیز مذہب و ملت ایک دوسرے کو اپنا بھائی قرار دیتا۔ اور اس کی جان و مال اور عزت کی حفاظت میں ہر ممکن قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ اور ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے والوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ اپنے ملک میں حقیقی اور دیرپا امن کو قائم ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔

سچ تو یہ ہے کہ اکثر انسانوں کے دلوں میں انسانی ہمدردی جاگزیں ہی نہیں اور اس بات کا خیال ہی نہیں۔ کہ انسانی خون کتنا قیمتی خون ہے۔ جس کا بہانا یقیناً ظلم عظیم ہے۔ ہاں اللہ والے اس کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں حضرت کبیر جی فرماتے ہیں ؎

اول اللہ نور پایا قدرت دے سب بندے
اک نور تے سب جگ اپجیا کون بھلے کون مندے

اگر مسلمان یہ سوچیں اور غور کریں۔ کہ الخلق عیال اللہ کہ تمام انسان اللہ تعالیٰ ہی کی پیدا کردہ مخلوق اور اسی ہی کی روحانی اولاد ہے۔ اس طرح ہندو سکھ اور دیگر قوموں میں یہ احساس پیدا ہو کہ سب لوگ ایک ہی خاندان کے مختلف افراد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور دوسرے کی تکلیف اور دکھ کو اپنی تکلیف اور دکھ سمجھیں۔ تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ہمارا ملک قابل رشک ملک نہ بن جائے۔ اور امن کا پرچم اس کی بلند و بالا چوٹی پر لہراتا نظر نہ آئے۔

پس اے ہم وطن بھائیو! اپنے دلوں میں انسانی ہمدردی پیدا کرو۔ کہ اس طرح سے تم ایک دوسرے کے قریب ہو سکو گے اور چشم پات اور غیریت کا سوال اٹھ جائیگا نیز تمہارا یہ عمل ملک کی دگرگوں حالت کو سدھارنے اور حقیقی امن کے قیام کا باعث ہوگا۔

محترم بھائیو! صدیوں سے تم غلامی کی زنجیروں میں مقید چلے آرہے ہو۔ اب تمہارے بخت جاگ اٹھے۔ تمہارے لئے خوشی و شادمانی کا زمانہ بالکل قریب آگیا حریت کا دور تمہارے ملک کے دروازہ پر آپہنچا۔ آپس کی خانہ جنگیوں سے کیا حاصل اور ایک دوسرے سے بغض و کینہ رکھنے سے کیا فائدہ۔

پس وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اپنے دلوں کی اصلاح کرو۔ کہ تا ہندوستان کی نیک نامی کا شہرہ قائم ہو۔ اور اس کے اخلاق اور تہذیب و شرافت کا سکہ دیگر ممالک کے قلوب پر بیٹھ جائے۔ جلد سے جلد آپس میں صلح کر لو۔ کہ تمہارا اسی میں فائدہ اور بہتری ہے۔

اے لیڈران ملک! ہم آپ سے بھی گزارش کرتے ہیں۔ کہ تم پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ چاہو تو صحیح قدم اٹھا کر اپنے ملک کو خطرناک حوادث سے بچا لو۔ اور چاہو تو اس کے امن کو اور بھی خطرہ میں ڈال کر ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔ خدا کرے کہ تم میں سلامتی پیدا ہو جائے۔ تاکہ تم غلط قدم اٹھا کر گذشتہ کی طرح آئندہ بھی ہزارہا جانوں کو تلف کرنے والے نہ بنو آمین ثم آمین

یقین جانیئے کہ ہر احمدی کے دل میں قیام امن کے لئے ایک ایسا جذبہ ہے کہ جس کا اظہار زبان و قلم نہیں کر سکتے۔ ہر مخلص احمدی کی روح اس بات کے لئے مضطرب ہے۔ کہ کب ہندوستانی اقوام ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر مساوات کا نعرہ بلند کرتی ہیں۔ ایسا دن یقیناً ہمارے لئے خوشی و انبساط کا دن ہوگا۔ جس دن یہ منظر دکھائی دے۔

بالآخر جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنے واجب الاطاعت امام سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں عرض کرتا ہے کہ

"ہندوستان کیا کل دنیا کے امن کا خیال زور سے میرے دل میں موجزن ہے۔ آپ لوگ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ میرا سینہ آپ لوگوں کی خیر خواہی کے جذبات سے پُر ہے۔ اور میرا دماغ ان خیالات سے معمور۔۔۔ صلح اور امن دنیا کی اہم ضرورت میں سے ہیں۔ اور ان کا پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ لیکن ہر چیز کے حصول کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ اگر اس ذریعہ کو اختیار نہیں کریں گے۔ جو صلح کے قیام کے لئے معہد ہے تو ہم ہرگز صلح اور امن کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ آپ لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے اپنے علاقہ میں رسوخ اور عزت دی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور میں دوسروں سے زیادہ جواب دہ ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ بالتعصب ان امور پر غور کریں۔"

(اساس الاتحاد صفحہ ۲۶)

خاکسار۔ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی
واقف زندگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

اے کہ تیرے دم سے ہے یہ رونقِ دینِ متیں
اے کہ تیرے نام سے روشن ہے یہ ساری زمیں

اے کہ تو ہے پاسبانِ امتِ خیر الرسلؐ
اے کہ تو ہے رہنمائے دینِ ختم المرسلینؐ

اے کہ تو سالارِ ملت افتخارِ قوم ہے
اے کہ تو ہی آج ہے چشم و چراغِ اہلِ دیں

اے امامِ کامگار و مصلحِ موعودِ وقت
اے مسیحی نفس آقا! اے امیر المومنیں

تو نے عالم میں کیا اسلامیوں کا سر بلند
تو نے دنیا میں کیا اسلام کو بالا نشیں

بھیجکر ہر سو مبلغ دین روشن کر دیا
چھا گئے دنیا پہ ہر سو زندگی کے وافقیں

مشرق و مغرب میں پھر اسلام کا ڈنکا بجا
فوجِ باطل پر ہوئی پھر تنگ ساری زمیں

وہ اثر تیری دعاؤں میں نظر آیا مجھے
ہو گیا "ممکن" کہ "ناممکن" کا تھا جو سرلقیں

اک نگاہِ لطف اب بھی مجھ سے عاصی پر ذرا
تا نہ ید نزدِ من مردود شیطانِ لعیں

عبد الحمید خان شوق بوڈیوالہ ضلع ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ سے واپسی

(۵)

قادیان میں ورود

سکھر ۱۴ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قافلہ سمیت کاروں میں سوار ہو کر سکھر سے روہڑی تشریف لے گئے۔ گاڑی کے آنے میں کچھ دیر تھی۔ حضور مع خاندان ویٹنگ روم میں انتظار فرمانے لگے۔ سرسندھ ایکسپریس کی آمد پر حضور ریزرو ڈبوں میں تشریف لے گئے۔ اور دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر خود ان خدام کو جو اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جوق در جوق آئے ہوئے تھے۔ شرف مصافحہ بخشتے رہے۔ جاں نثار خدام نے نہایت محبت اور اخلاص سے اپنے آقا کے گلے میں اس کثرت سے پھولوں کے ہار ڈالنے شروع کئے۔ کہ مزید گنجائش نہ ہونے پر حضور کو پہلے ہار اتارنے پڑتے۔ یہ دلی عقیدت کے پھول کتنی ہی دیر خدام اپنے آقا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ گاڑی چلنے کو تھی۔ کہ ایک خادم کی درخواست پر حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور۔ نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان گاڑی روانہ ہوئی۔ جماعت سکھر کی طرف سے سارے قافلہ کے لئے رات کا کھانا بھی گاڑی میں رکھ دیا گیا تھا۔

۹ بجے شب کے قریب گاڑی رحیم یار خاں پہنچی۔ جہاں ارد گرد کی احمدی جماعتیں آئی ہوئی تھیں۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ احباب کی طرف سے چائے پیش کی گئی۔ اس کے بعد چیچہ وطنی سٹیشن پر کچھ دوست موجود تھے۔ منٹگمری میں بہت سے دوست موجود تھے۔ جنہیں حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ چودھری محمد شریف صاحب نے چائے پیش کی۔ اوکاڑہ اسٹیشن پر بھی بہت سے دوست جمع تھے۔ جنہوں نے حضور کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ پتوکی سٹیشن پر کھریپٹر۔ علی پور۔ شمس آباد کے متعدد دوست آئے ہوئے تھے۔

دوسرے روز ساڑھے گیارہ بجے دوپہر گاڑی لاہور پہنچی۔ جہاں جماعت لاہور کے بہت سے احباب حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور مع اہلبیت کاروں میں سوار ہو کر جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ جہاں ظہیرہ تناول فرمانے کے بعد دو بجے دوپہر حضور مع اہل بیت قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔ یہ مختصر سا قافلہ سات کاروں پر مشتمل ۵ بجے کے قریب قادیان پہنچ گیا۔

(غیر احمد و مینس)

ایک مبشر خواب

ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رویا ارسال کیا۔ جسے حضور نے الفضل میں برائے اشاعت ارسال فرمایا۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ میں صدر انجمن کی اس عمارت میں کھڑا ہوں۔ جہاں ناظر اعلیٰ کا دفتر ہے۔ میرے پاس دو تین اور آدمی کھڑے ہیں۔ اور میں بیان کر رہا ہوں۔ کہ ایک بزرگ نے خواب دیکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ۱۲۰۰ سال کا ہوگا۔ اور پھر میں زمین کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں۔ کہ جس طرح اس میں سے لوگ روز نئی سے نئی چیزیں حاصل کرتے ہیں۔ اور نئے انکشاف ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس سارے زمانہ میں (یعنی ۱۲۰۰ سال کے عرصہ میں) لوگ نئے سے نئے فیض حاصل کریں گے۔ اور پھر میں کہتا ہوں۔ کہ ان کا زمانہ بالکل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہوگا۔"

اس کے بعد میری آنکھ کھلی۔ اور میں خواب پر غور کرنے لگ گیا۔ سوچتے سوچتے میں پھر سو گیا۔ اور دیکھا کہ:۔

"میں پھر یہی خواب ایک بزرگ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ وہ خاموشی سے سنتے جاتے ہیں۔ ان کو میں نے خواب کا شروع کا حصہ کہ یہ خواب ایک بزرگ نے دیکھا تھا۔ نہ سنایا۔ بلکہ یہی کہا۔ کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے ..... اپنا سارا خواب بیان کرنے کے بعد میں نے کہا کہ میں آپ کو بتانا بھول گیا۔ کہ یہ خواب ایک بزرگ نے دیکھا تھا۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ پہلے کوئی بزرگ گذرے ہیں۔ جنہوں نے یہ خواب دیکھا تھا)

اس پر وہ بزرگ جن کو میں خواب بتا رہا تھا۔ فرمانے لگے۔ کہ ہاں میں بھی حیران تھا۔ کہ تم نے یہ خواب کیسے دیکھا پھر وہ اس طرح جیسے کسی بات کی تصدیق کی جاتی ہے کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے۔ (کہ ایک خواب ایک بزرگ نے دیکھا تھا) یہ بات انہوں نے اس طرح کہی کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خواب دیکھنے والے بزرگ یہی ہیں"۔ (خاکسار خلیل احمد دارالبرکات شرقا)

بیعت کے وعدے جلد سے جلد بھجوائے جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے۔ کہ ہر ایک بالغ احمدی یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ اس بارے میں جماعتوں کو متعدد اعلانات کے ذریعہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کے وعدے وصول ہوئے ہیں۔ بقیہ جماعتیں فوری توجہ فرمائیں۔ اور جلد سے جلد بیعت کے وعدے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیں۔ (انچارج دفتر بیعت)

نام حلقہ	نام جماعت	تعداد ممبران	تعداد وعدہ بیعت	نام حلقہ	نام جماعت	تعداد ممبران	تعداد وعدہ بیعت
گورداسپور	ڈلہوزی	۱	۳	سیالکوٹ	عیسو والی	۲۲	۳۶
قادیان	محلہ دارالبسر	۳۳	۳۳	"	بھکو بھٹی	۴	۲۰
"	" دارالفضل	۳۲	۳۶	شیخوپورہ	کوٹ رحمت خاں	۱۷	۱۷
"	" مسجد مبارک	۱۲	۱۲		کرتو پنڈوری	۱۲	۱۲
"	" محلہ دارالانوار	۲۵	۲۶		چک چھور ۱۱۷	۱۲	۱۵
"	" محلہ دارالعلوم	۸۸	۸۸		سید والہ	۱	۸
"	" محلہ دارالشکر	۱۷	۲۱	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۰	۲۴
"	" محلہ ناصر آباد	۳۶	۴۷		مدرسہ چھٹہ	۲۲	۲۲
"	" دارالبرکات شرقی	۳۲	۴۰	گجرات	سوک کلاں	۶	۶
"	" غربی	۲۹	۳۱	لائل پور	بہلول پور چک ۱۲۷	۲۳	۲۴
"	دارالفتوح	۸۵	۱۰۳				
"	لجنہ اماء اللہ دارالرحمت	۱۱	۱۲	سرگودھا	چک ۹۹ شمالی	۹	۹
"	لجنہ اماء اللہ دارالستہ	۱۴	۱۵	ہوشیارپور	ٹانڈہ	۱	۱
"	" دارالفضل	۸	۸	ڈیرہ غازیخاں	فاضل پور و ارجن پور	۴	۴
"	" دارالبرکات	۸	۸	ملتان	پوڑیوالہ	۱	۳۰
"	محلہ دارالرحمت	۸۲	۹۸	حلقہ سندھ	روہڑی	۶	۶
امرتسر	اجنالہ	۲	۲		سکھر	۱۱	۶
	بھڈیار	۴	۴	حلقہ حیدرآباد دکن	سکندرآباد	۲۵	۳۳
	جاگو وال	۱۶	۱۹				
	ٹانڈہ	۱۰	۱۰	مدراس			
لاہور	جوڑا	۱۷	۶۸	مالابار	کارونگاپلی	۱۰	۱۲
	للیانی	۱۲	۹۲	ٹراونکور			
	لدھیکے نیوی	۲۰	۲۹				
		۸۰۲	۱۰۱۴				

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

اس وقت جن جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کے عہدیدا انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچے ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کی منظوری دی جاتی ہے۔ یہ تقرریاں یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک صرف تین سال کے لئے ہیں۔ اس عرصہ میں کسی عہدہ دار کی تبدیلی اور علیحدگی وغیرہ کی وجہ سے ضمنی انتخاب کیا جانا ضروری ہوگا۔ اور یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ منتخب شدہ عہدیدار کی اطلاع فوراً نظارت علیا میں کی جائے

جماعتوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ نظارت علیا صرف مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری دیتی ہے۔

(۱) امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ جنرل سیکرٹری سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف سیکرٹری ضیافت۔ سیکرٹری جائداد۔ آڈیٹر امین۔ محاسب

(۲) امراء اور نائب اُمرا کی منظوریوں کا اعلان علیحدہ ہوا کرے گا۔

(۳) مندرجہ بالا سیکرٹریوں کے نائب جہاں کہیں ہیں۔ وہ مقامی عہدیدار ہیں۔ نظارت علیا سے ان کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔

۴۔ مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری دفاتر متعلقہ میں لکھ کر حاصل کی جائے۔ نظارت علیا کی طرف سے ان عہدیداروں کی منظوری کا اعلان نہیں ہوگا۔

ف۔ قاضی۔ نظارت قضا سے
ب۔ محصل نظارت بیت المال سے
ز۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ وکیل الدیوان تحریک جدید سے
ز۔ امام الصلوٰۃ خطیب۔ نظارت تعلیم و تربیت سے

رائے پور

پریذیڈنٹ:- چوہدری خیر احمد صاحب
سیکرٹری مال:- غلام علی صاحب
" تبلیغ " نبی احمد "

گورداسپور

سیکرٹری مال:- میاں محمد شریف صاحب ہیڈ ڈرائیور
" تبلیغ:- چوہدری غلام قادر صاحب

جہلم

سیکرٹری تبلیغ:- شیخ محمد اسحٰق صاحب
" تربیت:- حاجی فضل حق صاحب
" مال:- مستری عبدالرحیم "
" امور عامہ:- چوہدری غلام حسین "

بگلہ گوجھیڑوالا۔ ضلع ملتان

پریذیڈنٹ:- محمد طفیل صاحب
وائس " :- شیخ محمد علی "
سیکرٹری مال و خزانچی:- محمد طفیل "
" تعلیم و تربیت:- مولوی رحیم بخش "
" امور عامہ آڈیٹر:- منشی غلام قادر "

کریم پور

سیکرٹری جنرل:- مولوی محمد لقمان صاحب
سیکرٹری مال:- چوہدری محمد الدین صاحب
امین:- غلام محمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت:- مولوی محمد لقمان صاحب

ولیشی نگر

پریذیڈنٹ:- عبدالسبحان صاحب
سیکرٹری تبلیغ:- مولوی عبدالجبار صاحب
" مال:- میر محمد عبداللہ صاحب
" امور عامہ:- غلام قادر صاحب
امین:- عبدالسبحان صاحب
محاسب:- عبدالسلام صاحب
سیکرٹری ضیافت:- عبدالجبار "

بہلولپور

پریذیڈنٹ:- چوہدری عبدالمالک صاحب
سیکرٹری مال:- بشیر احمد خان صاحب

فیروزپور چھاؤنی

پریذیڈنٹ:- چوہدری حمید اللہ صاحب
وائس " :- منشی رحمت خانصاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری امور عامہ:- محمد یوسف خانصاحب
سیکرٹری مال:- چوہدری عبدالکریم صاحب
" تعلیم و تربیت:- نظارت احمد "

سٹھیالی

پریذیڈنٹ:- غلام محمد صاحب
سیکرٹری مال:- کریم داد "

شملہ

پریذیڈنٹ:- شیخ اصغر علی صاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری امور عامہ:- چوہدری فیض عالم خانصاحب
مال:- عبدالواحد صاحب
" تعلیم و تربیت و تبلیغ:- عبدالمجید "
" وصایا:- قریشی سلطان عالم صاحب
آڈیٹر:- ملک حمید علی صاحب

دھرگ میانہ

پریذیڈنٹ:- چوہدری عنایت اللہ خانصاحب
سیکرٹری مال:- منشی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس
محاسب:- چوہدری محمد شریف "

بھدرک

پریذیڈنٹ:- خانصاحب مولوی نور محمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ:- سید محمد ذکریا "
سیکرٹری مال و وصایا:- محمد ذکریا "
" تبلیغ و آڈیٹر:- مولوی ہارون رشید "
" تعلیم و تربیت:- میاں محمد حسن "
" امور عامہ:- شیخ محمد عبداللہ "

پٹیالہ

جنرل سیکرٹری:- جمیل الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال:- شیخ محمد رمضان "
" تعلیم و تربیت:- محمد افضل "
" دعوۃ و تبلیغ مقامی:- جمیل الرحمٰن صاحب
" بیرونی:- مولوی بہادر علی "
" وصایا:- عبداللطیف صاحب تاجر قیر
محاسب:- شیخ محمد رمضان صاحب

سری نگر

پریذیڈنٹ:- خواجہ غلام نبی صاحب گلکار
سیکرٹری مال و وصایا:- مستری ناصر احمد صاحب
" امور عامہ:- سید میر درشاہ "
" تعلیم و تربیت:- مولوی احمد اللہ صاحب
آڈیٹر:- خواجہ محمد مقبول صاحب گلکار
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ:- ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

محمود آباد

سیکرٹری مال:- ملک محمد اللہ صاحب پنشنر
" تبلیغ " احمد دین "

سیکرٹری امور عامہ:- ملک محمد عالم صاحب
خادمہ:- چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب
" تعلیم و تربیت:- ملک نور احمد صاحب بھنڈار
آڈیٹر:- ملک الہ داد خانصاحب

گجرات

سیکرٹری تبلیغ ملک عطاء اللہ صاحب
" امور عامہ " برکت علی صاحب
" تعلیم و تربیت:- بابو محمد یوسف "
" وصایا:- ڈاکٹر عمر دین "
" مال:- ماسٹر محمد خورشید عالم "
محاسب:- منشی محمد ابراہیم صاحب
امین ضیافت:- بابو محمد یوسف "
آڈیٹر:- مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر

آنیہ

سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت:- منشی محمد الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ و وصایا:- سید لال شاہ صاحب
" امور عامہ:- رائے علی اکبر صاحب

تہال۔ ضلع گجرات

سیکرٹری مال:- حاجی محمد الدین صاحب
" تعلیم و تربیت:- " "
" تبلیغ:- منشی صاحبداد "

پٹی۔ ضلع لاہور

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال:- چوہدری محمد حیات صاحب امین
سیکرٹری تبلیغ و وصایا:- مرزا ارشد بیگ صاحب
" تعلیم و تربیت:- مولوی احمد دین صاحب
" امور عامہ:- مرزا مبارک احمد "
آڈیٹر:- ماسٹر عبداللطیف صاحب لاہور

خوشاب

پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ:- ملک ہدایت اللہ صاحب
" مال:- مولوی عبدالکریم صاحب
" تعلیم و تربیت " "
" وصایا:- قریشی عبدالحق صاحب
" ضیافت:- محمد بشیر "
" تبلیغ:- میاں نور محمد "
آڈیٹر:- بابو اشارت احمد "

پشاور

امیر و امین:- شیخ مظفر الدین صاحب
سیکرٹری ضیافت:- شمس الدین "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹری مال:- وصایا:- حکیم مرغوب اللہ صاحب
" دعوۃ و تبلیغ:- ڈاکٹر فتح الدین صاحب
" امور عامہ و خارجہ:- صوفی غلام محمد صاحب
" سیکرٹری تعلیم و تربیت:- مولوی عبدالکریم صاحب
محاسب:- محمد الطاف صاحب
آڈیٹر:- چوہدری سلطان علی صاحب

گاٹھ گڑھ

سیکرٹری مال:- چوہدری دولت خانصاحب
" تعلیم و تربیت:- ماسٹر عطاء اللہ حانصاحب
" وصایا:- چوہدری عبداللہ خانصاحب
" تبلیغ:- محمد یوسف خانصاحب
" امور عامہ:- محمد علی خاں صاحب

محمود آباد اسٹیٹ

پریذیڈنٹ:- میاں عبدالعزیز صاحب
سیکرٹری تبلیغ:- ماسٹر عبدالمجید صاحب
" تعلیم و تربیت:- چوہدری عبدالمومن خانصاحب
" مال:- شیخ غلام محمد صاحب
آڈیٹر:- چوہدری عبدالمومن خانصاحب

موسلے نبی مائینز

پریذیڈنٹ و آڈیٹر:- فیاض الدین صاحب
دائس " :- غلام رسول صاحب
سیکرٹری مال و محاسب:- عطاء الرحمن صاحب
" تبلیغ:- حمید خانصاحب
" تعلیم و تربیت:- مبارک احمد خانصاحب
" امور عامہ:- شیخ ضمیر صاحب
امین:- " حمید صاحب

درخواستِ دعا

الٰہیہ صاحبہ چوہدری محمد اشرف صاحب سخت بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن ۲۴ اپریل کو لنڈن کے ہسپتال میں ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ

خاکسار بشیر ملک از قادیان
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۷ء

درخواستِ دعا

اخی المکرم سید مقبول حسین شاہ صاحب آف ہلی شاہدرہ جو کہ نہایت مخلص احمدی ہیں۔ اور جن کے ذریعے کئی طالبان حقیقت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حال ہی میں لمبا عرصہ فالج بیمار ہیں۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ سے خصوصاً اور دیگر احباب جماعت سے عموماً استدعا ہے کہ خاص طور پر درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ شیخ گلزار محمد احمدی دارالبرکات

حسب جواہر مہر عنبری یاقوتی زمرد زہر مہرہ خطائی گوپیاں

اس کے بڑے بڑے اجزاء۔ مروارید۔ یاقوت۔ پکھراج۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی فیروزہ۔ بسد۔ کہربا۔ عنبر۔ مشک۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ اور جدوار خطائی وغیرہ ہیں یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ہے۔ اور اس کے متعلق حضور اپنے بیاض میں فرماتے ہیں مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ و تریاق مسموم و دافع خفقان و جنون و لوا اسپرو جنون حمی و بائی حصبہ (خسرہ) جدری (چیچک) امراض دجم مجمل صلابات و معین حمل و مخاق شباب ہے۔ قیمت دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے ایکماہ کا کورس پندرہ روپے۔ گولیاں شیشی سے بنی ہوئی ہیں

طبیہ عجائب گھر جسرہ قادیان

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

تین پیسے میں دو گولیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے افادہ عام کی غرض سے دواخانہ نورالدین کی تیار کردہ دو صندلیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے نسخہ جات سے تیار کی گئی ہیں بہت مفید ہیں۔ ان کو استعمال کرنا چاہیئے۔

چنانچہ دواخانہ نورالدین قادیان کی تیار کردہ صندلیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے نسخہ جات سے تیار کی گئی ہیں بہت مفید ہیں۔ ان کو استعمال کرنا چاہیئے۔

عرقِ بید مشک میں استعمال کرتے تھے (جو خون پیدا کرنے اور صاف کرنے میں بہت مفید ہے) نیز بہت کم خرچ اور بالانشین کی مصداق ہے یعنی ڈیڑھ ماشہ کا خرچ قریباً دو روپے۔ صندلیں ۱۰۰ ٹکیہ دو روپے

مالنے کا پتہ:- دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

دواخانہ نورالدین کے مجربات

قرص جواہر
مردانہ طاقت کے لئے
قیمت ۱۰۰ ٹکیہ ۶ روپے

قرص خاص
خاص مردانہ امراض کے لئے مفید ہے۔ ۱۰۰ ٹکیہ ۶ روپے۔

تریاق اکھرا
فی تولہ دو روپے ۸ آنے
مکمل کورس ۲۵ روپے

تریاق دمہ
خوراک ایک ماشہ ۱۰ روپے

دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے پیٹ کی دوا میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی کمزوری دور ہو جو کو توڑا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس سے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک سر ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ دستوں اور ہضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے۔ غرض تمام خار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے بلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا وہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ درمیانی شیشی ۵ بڑی شیشی ۱۲ علاوہ ولڈاک۔ ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

بعدالت جناب عبداللہ جان صاحب مرزا سب جج درجہ چہارم شہر پشاور

غلام سرور ولد کالا خاں ساکن محلہ گدائی خاں شہر پشاور مدعی
بنام (۱) یعقوب خان ولد کالا خاں ساکن دوکاندار صدر بازار پشاور حیاتی۔ (۲) مسماۃ چمن سلطان زوجہ جان محمد سکنہ لنڈا بازار پشاور معرفت اللہ دتہ دوکاندار کباب ربیہ مکان مدعا علیہ مذکور (۳) محمد عمر خان ولد زمان خان سکنہ اکھاڑہ موٹا مل اکبری گیٹ لنڈا بازار شہر لاہور (۴) مسماۃ منور سلطان بنت زمان خان زوجہ فضل رحمن سکنہ اکھاڑہ موٹا مل اکبری گیٹ (۵) مسماۃ فاروق سلطان (۶) روڑا محمد مدالہ وزیر محمد سکنہ محلہ گنج شہر پشاور کوچہ منشی احسن منزل

مقدمہ نمبر ۵۴۰ بنمبر پیشی ۵ ۵ دعویٰ وغیرہ

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں تاریخ پیشی ۵ ۵ مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ مدعا علیہ ۱ تا ۴ کی تعمیل معمول طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ اصالتاً یا وکالتاً یا مختار نامہ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت دیگر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج تاریخ ۱۲ بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے اشتہار ہذا جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم

ڈاکٹری

ڈلہوزی میں دو احمدی امرتسر بچوں کے لئے ایک ادھیڑ عمر اتالیق یا استانی کی ضرورت ہے جو بیوی ہونا چاہئے ہوں۔ احمدی بچوں کی نگہداشت اور دینی تربیت کر سکیں ضرورت ہے۔ خط و کتابت یا ملاقات کا پتہ۔ دواخانہ نور الدین یا ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کرک ریلوے روڈ قادیان

اتالیق کی ضرورت

ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے حال ہی میں نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۲۴ صفحات کا "خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام" کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے مضمون اس قدر دلچسپ ہے کہ متعصب متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپیہ سیکڑہ۔ طالب حق کو مفت۔ (الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۳ء)

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

"اپنے محبوب کے ہر فعل کی تعلیل میں انسان کو تسکین ملتی ہے"

خوشبو لگانا سنت ہے

دی الیسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

ہومیوپیتھی کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں! قیمت ایک ماہ کا کورس سات روپے

ہر قسم کے اخبار کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں!

قریشی محمد مطیع اللہ
قریشی منزل دارالعلوم قادیان

حکومت نظارت امور عامہ

ریشمی پیراشوٹ کی رنگین کلی ایک قمیص کے واسطے ایک کلی۔ سلوار کے واسطے ۲ کلیاں۔ مکمل سوٹ کے واسطے تین کلیاں کافی ہیں۔ ۱۲ فی کلی ۴/۰ روپے۔ پیکنگ فی کلی ۲/۰ ڈاک خرچ ۳ کلی ۱۲/۰ آوے گا۔ ٹوک بھی ۴/۰ روپے ہی ہوگا۔ حسب ضرورت ہی آرڈر دیویں — امرتسر کلاتھ ایجنسی ۱۲/۸۵۴ شیخ بڈھا سٹریٹ امرتسر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۶)

بیداد پور

پریذیڈنٹ - چوہدری محمد حنیف صاحب
سیکرٹری مال - ذکاء اللہ صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت - سید محمد شفیع صاحب

جبل پور شہر

پریذیڈنٹ - صوبیدار میجر محمد عبد اللہ خانصاحب
سیکرٹری مال - محمد نصیب صاحب عارف
" تعلیم و تربیت - صوبیدار محمد افضل صاحب

گھوڑ لوہ ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ - مولوی عظیم قادر صاحب
سیکرٹری مال - منشی فضل الدین صاحب
" تعلیم و تربیت - مولوی عظیم قادر صاحب

مدراس

جنرل سیکرٹری - اے۔ ایم علی محی الدین صاحب
جائنٹ " ملک محمد اکبر علی خانصاحب

ڈنگہ

پریذیڈنٹ - احمد الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ - فوراہی صاحب
" مال - احمد الدین صاحب
" وصایا - عطا محمد صاحب.

مالوکے بھگت

پریذیڈنٹ - چوہدری فیض عالم صاحب
سیکرٹری مال - محمد یوسف صاحب.
" تعلیم و تربیت - میاں محمد حسین صاحب
" تبلیغ - محمد عبد اللہ صاحب

مانگا چانگریاں

سیکرٹری تعلیم و تربیت - صوبیدار عنایت اللہ صاحب
" تبلیغ - چوہدری محمد عالم صاحب

ولادت:- بروز جمعرات مؤرخہ ۱۷ کو مولا کریم نے اس حقیر کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے بزرگان سلسلہ سے بالعموم اور صوفیاء کرام سے بالخصوص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور خوش بخت کرے۔ اور اسے عمر دراز عطا فرما کے آمین

نیازمند دنائی محمد اسحٰق (سندھ)

۴۔ مسٹر کرپلانی کا نہیں۔ اپیل کو واقعی بہ اثر بنانے کے لئے گاندھی جی کا نام ہی زیادہ موزوں تھا۔ لیکن ہمارا یہ ہندو معاصر گاندھی جی کی دوہری اپیل کے باوجود مسٹر جناح پر چوٹ کرنے سے باز نہیں رہا۔

شذرات

کوہ نور ہیرا

خیر پنجاب نے لکھا تھا کہ کوہ نور ہیرا اگر ہندوستان کو واپس کیا جائے تو وہ دربار صاحب امرتسر میں رکھنے کے لئے سکھوں کے حوالہ کیا جائے۔ کیونکہ انگریزوں نے یہ ہیرا راجہ دلیپ سنگھ صاحب سے لیا تھا۔ اگر یہ استدلال صحیح ہے تو معلوم نہیں اس ہیرے کو کہاں سے کہاں پہنچانا پڑے۔ اور شاید آخر میں اسے اس کان کے حوالہ کرنا پڑے جہاں سے پہلے پہل یہ برآمد ہوا تھا۔ کیونکہ راجہ رنجیت سنگھ صاحب نے خود کان سے برآمد نہیں کیا تھا۔ اس کو مسلمانوں سے اور مسلمانوں کو ہندو راجاؤں سے پہنچا تھا۔ اور ان کو خدا جانے کہاں سے دستیاب ہوا تھا۔ لہذا اس کو اصل حق داروں یا اصل کان میں واپس کرنے کے لئے بھی ایک کمیشن بٹھانا پڑے گا

گاندھی جی کی اپیل اور ہندو پریس

مسٹر جناح اور مسٹر گاندھی نے ایک مشترکہ اپیل امن کے قیام کے لئے کی ہے۔ مسٹر گاندھی نے ایک علیحدہ بیان میں پریس سے بھی استدعا کی ہے کہ وہ امن موزوں باتیں شائع کرے۔ لیکن افسوس ہے پنجاب ہندو پریس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور وہ اس مشترکہ امن کے پیام میں سے بھی بدامنی پھیلانے کا پہلو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ہفتہ وار ملاپ نے اپنی اشاعت ۲۰ اپریل میں "تکبر" کے ماتحت ایک دلچسپ واقعہ کے طور پر فرمایا ہے کہ "مسٹر جناح نے مشترکہ اپیل پر دستخط کرتے وقت اس بنا پر انکار کر دیا تھا کہ گاندھی جی نے کہا تھا کہ میرے دستخط تو ذاتی حیثیت سے ہی ہوں گے۔ ورنہ کانگرس کی طرف سے کرپلانی جی کے دستخط کرانے چاہئیں۔ اس لئے گاندھی جی کو مجبوراً دستخط کرنے پڑے"

ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ اس میں تکبر کی کیا بات ہے۔ ظاہر ہے کہ گو گاندھی جی کانگرس کے ممبر نہیں۔ ان کا جو اثر ہے وہ کانگرس کے ممبر ہونے سے بہت زیادہ ہے

ضروری خبریں

لاہور ۲۰ اپریل۔ وزیر آباد ضلع گجرانوالہ میں جو آگ ۱۷ اپریل کو لگی وہ اتفاقیہ تھی۔ اس سے چھ سات دوکانیں بالکل راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔ گجرانوالہ کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر نے فوجی دستے کی معیت میں پرسوں وزیر آباد میں گشت لگائی۔ اور عوام میں جو اضطراب پیدا ہوا تھا اسے دور کیا۔ آپ عوام میں مسٹر جناح اور مسٹر گاندھی کی مشترکہ اپیل نشر کرتے رہے۔ اسی قسم کا دورہ گجرانوالہ شہر میں بھی لگایا گیا۔

دہلی ۲۰ اپریل۔ سماسہ میں پانڈیا سیمورل فلینک کا اجلاس غیر ممالک کے ہندوستانیوں کی طرف سے "اپنی مدد آپ کرنے" کے مقولہ کی ایک مثال ہے۔

مشرقی افریقہ کے ہندوستانیوں نے معالجاتی سہولتوں کی شدید ضرورت محسوس کی ہے۔ امید ہے کہ یہ ادارہ ہندوستانیوں کو طب اور سرجری کی سہولتیں بہم پہنچانے میں مفید کام کرے گا۔ اور ہندوستانی نرسوں کی تربیت کے ایک مرکز کا بھی کام دیگا۔

مدراس ۲۰ اپریل۔ آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کے چھٹے اجلاس کے لئے گاندھی جی نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال کیا ہے۔

قائداعظم مسٹر جناح اور میں نے امن کے لئے جو اپیل جاری کی ہے اس کے پیش نظر مجھے اخبار نویسوں سے توقع ہے کہ وہ اپنے قلم کو غیر معمولی طور پر قابو میں رکھیں گے۔ ہندوستان میں فرقہ وارانہ فساد کی آگ کو جو ہوا مل رہی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ ہندوستان میں صحافت اس سے بالاتر ہو کر رہے گی۔

پشاور ۱۹ اپریل۔ گذشتہ شب بنوں شہر پر باہر کی طرف سے فصیل کے اوپر سے چھاپہ مارا گیا۔ پولیس کانسٹیبلوں نے حملہ آوروں کو پیچھے ہٹا دیا۔ تاہم کل سارا دن کشیدگی رہی۔ اور حفظ ماتقدم کے طور پر شہر کے دروازوں کو بند رکھا گیا۔ تاکہ مفسدہ پرداز لوگوں کو کسی اقدام کا موقع نہ مل سکے۔

پشاور ۲۰ اپریل۔ متعدد افغان نوجوان جو تحصیل علم کے لئے ممالک بیرونہ میں گئے ہوئے کالج واپس آگئے ہیں

لاہور ۱۹ اپریل ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۶-۴۷ء تک (شمول ہر دو سال) پنجاب کے شہروں میں غیر منقولہ جائداد پر ٹیکس کے قانون مصدرہ ۱۹۴۰ء کے ماتحت ٹیکس ½ ۱ فی صدی کی شرح سے عائد ہوتا رہا۔ پانچ فیصدی بطور بنیادی ٹیکس اور ½ ۲ فی صدی بطور "وار سرچارج" ۳۱ مارچ ۱۹۴۷ء کو ختم ہو گیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک نئے اعلان کے ذریعے ٹیکس کو ½ ۱ فی صدی شرح پر قائم رکھا جائے۔ تاکہ کوئی نئی وزارت اس شرح پر جس پر مستقبل میں ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ کسی قسم کے اثر کے بغیر غور کر سکے۔ ٹیکس دہندوں کو اس ٹیکس سے زیادہ نہیں دینا پڑے گا۔ جو وہ گذشتہ متعدد سال سے دیتے رہے ہیں

لاہور ۲۰ اپریل:- آج صبح ایک شخص کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اسے چھرے کے زخم لگے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ شیر فروش کی دوکان پر دودھ لینے جا رہا تھا

لزبن ۱۸ اپریل:- یہاں عام طور پر یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل فرانکو نے پرتگال کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ڈان جوان کو جو ہسپانیہ کے تخت کا دعوے دار ہے۔ پرتگال سے نکال دیا جائے۔

ملتان ۱۹ اپریل:- ملتان میں ٹیکس کے محکمے کا عملہ ان تاجروں اور معمول افراد کی فہرستیں تیار کر رہا ہے۔ جو مکانوں میں سکونت پذیر ہیں۔ لوگوں کی حیثیت کا اندازہ لگانے کا کام ہو رہا ہے۔ یہ سارا کام دو ہفتے میں دس لاکھ روپیہ کے اس اضافی جرمانہ کی وصول کے سلسلے میں ہو رہا ہے۔ جو فسادات کی وجہ سے ملتان پر عائد ہو چکا ہے